اذان کے کلمات کی عظمت وفضیلت اور اذان کرنے نیز اس کا جواب دینے کا اجر وثواب

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، شَرَعَ الْأَذَانَ؛ تَنْبِيهًا لِلْمُصَلِّينَ، وَدَعْوَةً لِلطَّائِعِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(**يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**)[١].

رفیقانِ ملت ِاسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! بلاشبہ اذان اسلام کا ایک اہم حکم اور عظیم شعار ہے شریعت نے اذان کو پانچوں نمازوں کیلئے مشروع فرمایا ہے تاکہ مسلمانوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دی جائے اوران کو نماز با جماعت میں حاضری کی دعوت دی جائے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے:«**إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ**»[٢]. جب نماز کا وقت آجائے تو چاہیے کہ تم میں سے ایک شخص تمھارے لئے اذان دے، اذان کو دعوتِ تامّہ کہا گیاہے کیونکہ وہ بڑے بابرکت اور

(١) البقرة : ٢١.
(٢) متفق عليه .

جامع کلمات پر مشتمل ہے ان کلمات کے معانی بہت ہی عظمت اور فضیلت والے ہیں حقیقت تو یہ ہیکہ پوری اذان اللہ کا ذِکر ہے بلکہ انتہائی اہم اور بہت ہی پاکیزہ ذِکر ہے باری تعالی جلّ جلالہ کا ارشاد ہے:(وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ)[١].اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو(لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور(خود بھی) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ مُؤذِّنین کی شان میں نازل ہوئی ہے[٢] بہر حال مُؤذِّن اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرَ. سے اذان شروع کرتا ہے اللہ تعالی کی کبریائی اور بڑائی بیان کرتا ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ رب ذوالجلال والاکرام کائنات کی ہر مخلوق سے برتر اور اعلی ہے وہ یکتا ہے دنیا کی کوئی بھی چیز اسکے مشابہ نہیں، الحمدللہ مسلمانوں نے بڑی مضبوطی اور پابندی کے ساتھ ہمیشہ اس اسلامی شعار کو قائم کیا ہے بڑے سے بڑا معاملہ بھی ان کو اذان دینے سے غافل نہیں کر پاتا اور دنیا کی کوئی بھی مشغولی اللہ کے مخلص بندوں کو اذان کا جواب دینے سے اور مسجد کی حاضری سے نہیں روک پاتی لہذا ہمیں بھی اذان کا جواب دینا چاہیے اور نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے دراصل کلمات اذان کا معنی ایک مومن کی

---

(١) فصلت : ٣٣ .
(٢) تفسير القرطبي : ١٥/٣٦٠ .

فطرت میں پُختہ رہتا ہے یعنی اللہ کی بڑائی اوراس کی وحدانیت کا اقرار اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی گواہی ایک مومن کی فطرت اور طبیعت کا حصہ ہے اور وہ فطری طور پر اس کا عادی ہوتا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ایک صاحب کو اذان کرتے ہوئے سنا تو فرمایا «عَلَى الْفِطْرَةِ»(۱). الحاصل اللہ تعالی نے مومن بندوں کو اپنی تعظیم وکبریائی کی فطرت پر پیدا فرمایا ہے اذان دینے میں اسی فطرت کی پختگی ہے نیز اس اللہ جل جلالہ کی بڑائی اور قدرت کا اعتراف ہے

کلماتِ اذان کی عظمت وفضیلت کا شعور رکھنے والو! اس کے بعد مُؤَذِّن دوبار: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللہ: کہتا ہے اور اللہ کے معبود ہونے کی گواہی دیتا ہے اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالی یکتا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس کلمہ کو کہنے والا مغفرت کا اور عظیم اجر وثواب کا مستحق ہوتا ہے اسی طرح جو بندہ اس کلمہ کو سنکر اسکو دُہراتا ہے تو باری تعالی اس کی بھی مغفرت فرمادیتا ہے رسول رحمت ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: جو شخص مُؤَذِّن کی اذان سننے کے وقت (یعنی اذان مکمل ہونے کے بعد) یہ دعا پڑھے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا؛ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی

---

(۱) مسلم : ۳۸۲ .

معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ تعالی کو (اپنا) رب مان کر، اور محمد ﷺ کو (اپنا) رسول مان کر اور اسلام کو (اپنا) دین مان کر راضی اور مطمئن ہوں۔ اس حدیث کے آخر میں یہ بشارت دی گئی ہے: «غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ»(١). اس کے گناہ مُعاف کردیے جائیں گے یقیناً اللہ کے معبود ہونے کا اقرار اور اس کے یکتا ہونے کی گواہی بہت ہی عظیم گواہی ہے یہ سب سے افضل ذِکر ہے سرورِ کونین ﷺ کا فرمان ہے: «أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ»(٢). سب سے افضل ذِکر (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) ہے، خود باری تعالی نے اپنی ذات بابرکات کیلئے اس کی گواہی دی ہے اسی طرح فرشتوں نے بھی اور علمائے کرام نے بھی: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: گواہی دی ہے جیساکہ باری تعالی جَلّ جَلالُهٗ کا ارشاد ہے: (شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ)(٣). اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس نے انصاف کے ساتھ (پوری کائنات کا نظام) سنبھالا ہوا ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زبردست اقتدار والا اور کامل حکمت والا ہے جب ایک مومن پورے اعتقاد اور اخلاص کے ساتھ اس

---

(١) البخاري : ٦٠٩ .
(٢) الترمذي : ٣٣٨٣ ، وابن ماجه : ٣٨٠٠.
(٣) آل عمران : ١٨ .

کلمہ کو ادا کرتا ہے اللہ کی کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کے احکام پر عمل کا اقرار کرتا ہے تو اس کو جہنم سے حفاظت کی خوشخبری مل جاتی ہے رسول رحمت ﷺ نے ایک صاحب کو: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه،أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه.کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ»[1].تم جہنم سے نجات پا گئے، اسی طرح جو بندہ اس کلمہ کو سنتا ہے پھر پورے ایمان ویقین کے ساتھ اسکو دُہراتا ہے تو باری تعالی اس دُہرانے والے کو بھی اپنا خصوصی فضل وکرم عطا فرماتا ہے اور اس کو جنت میں داخلے کی بشارت دیدیتا ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے:«مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ»[2].جو بندہ:لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ: پڑھ لے تو وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے اس کے بعد مُؤذِّن اگلا کلمہ ادا کرتے ہوئے دوبار: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّه؛ کہتا ہے اور ہمارے نبی رحمت عالم ﷺ کی نبوت ورسالت کا اقرار کرتا ہے آپ ﷺ کی رسالت کا اقرار بہت ہی عظیم اور بابرکت عمل ہے خود اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی رسالت کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:(مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ)[3]. محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، دوسری جگہ باری تعالی نے اپنی گواہی کے ساتھ آپ ﷺ کی رسالت کو مستحکم فرمایا اور فرشتوں کی گواہی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا :(لَكِنِ اللَّهُ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ

(۱) مسلم : ۳۸۲ .
(۲) الترمذي : ۲٦۳۸ .
(۳) الفتح : ۲۹.

أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا)[1]. لیکن اللہ نے آپ پر جو کچھ نازل فرمایا ہے اس کے بارے میں وہ خود گواہی دیتا ہے کہ اس نے اس کو اپنے علم سے نازل فرمایا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور (یوں تو) اللہ تعالی کی گواہی ہی بالکل کافی ہے

محترم سامعین ومعزز خواتین !اس کے بعد مُؤذِّن دو بار : حَيَّ عَلَى الصَّلَاه: اوردوبار:حَيَّ عَلَى الْفَلَاح: کہتا ہے لوگوں کو نماز کی یاددہانی کراتا ہے ان کو نماز اور کامیابي کی طرف بلاتا ہے اور مسجد میں حاضری دعوت دیتا ہے پھر مومن بندے اس کو سنکر: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ[2].کہتے ہیں حدیث پاک میں اس دعا کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ کہا گیا ہے[3] اس کا مطلب ہے کہ اللہ کے بغیر نہ کوئی قوت ہے نہ طاقت ،یعنی ایک مسلمان نماز کی ادائیگی کیلئے اللہ تعالی سے قوت وقدرت کا سوال کرتا ہے اور اس کی توفیق طلب کرتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہے کہ بندوں کے اعمال میں سب سے بہتر اور افضل عمل نماز ہے سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمة للعلمین ﷺ سے سوال کیا : کون سا عمل اللہ کو سب

(١) النساء : ١٦٦ .
(٢) متفق عليه.
(٣) متفق عليه .

سے زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: «الصَّلاَةُ عَلَى وَقْتِهَا»[1]. نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا، ، نماز میں دل کا سکون اور روح کی معراج ہے بلاشبہ نماز کی پابندی میں دین ودنیا کی کامیابی پوشیدہ ہے مُؤَذِّن: حَيَّ عَلَى الْفَلَاح: کے ذریعے اسی کامیابی کی طرف بلاتا ہے خدائے عزّوجلّ نے نماز قائم کرنے والوں کی کامیابی کا اس طرح اعلان فرمایا: (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ* الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ)[2]. یقیناً ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنے والے ہیں، جو بندہ نماز باجماعت کا اہتمام کرتا ہے اور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ نماز قائم کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکو جنت کی بشارت عطا فرماد یتا ہے جیساکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: (وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ* أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ* الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ)[3]. اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرتے ہیں پس ایسے ہی لوگ وارث ہونے والے ہیں۔ جو فردوس کے وارث ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

اذان کے جواب کا اہتمام کرنے والو! اذان کے آخر میں مُؤَذِّن: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرَ:، اور: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهَ: کہتا ہے اور اللہ تعالی کی کبریائی اس کی تکبیر اور اس کی

---

(١) متفق عليه .
(٢) المؤمنون : ١ - ٢ .
(٣) المؤمنون : ٩ - ١١ .

توحید پر اذان کو مکمل کرتا ہے اور یوں اذان کی برکت سے اس کو اللہ کا فضل وکرم اور بے انتہا اجر وثواب حاصل ہوتا ہے اسی طرح جو مومن بندہ اس کلمہ کو سنکر پورے خشوع وخضوع کے ساتھ اس کی نقل کرتا ہے ایمان ویقین کے ساتھ اس کو دُہراتا ہے اور اذان کے کلمات کو ذہن میں مستحضر کرکے اللہ کی بڑائی بیان کرتا ہے تو وہ جنتی لوگوں میں شامل ہوجاتا ہے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سب نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اتنے میں حضرت بلال اذان کیلئے کھڑے ہوئے پھر جب وہ (اذان مکمل کرکے) خاموش ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»[1]. جو بندہ یہ کلمات اسی طرح یقین کے ساتھ کہے تو وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے یا اللہ یا کریم ہم کو اذان کا جواب دینے کی توفیق عطا فرما مُؤذّن کی پکار پر فی الفور مسجد میں حاصر ہونیکی سعادت عطا فرما اور ہم سب اپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** فاللَّهُمَّ وَفِّقْنَا لِطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[2].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النسائي : ٦٧٤ .
(٢) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

برادرانِ ملتِ اسلامیہ میرے عزیز دوستو! ایک صاحب نے نبی رحمۃٌ للعلمین ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ مُؤذِّن حضرات تو اجر و ثواب میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور اذان دینے کی برکت سے ان کو ہم پر فوقیت اور فضیلت حاصل ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **«قُلْ كَمَا يَقُولُونَ، فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَهْ»**[1]. جس طرح مُؤذِّنین کہتے ہیں تم بھی اسی طرح کہو پھر جب مکمل کہہ لو (تو اللہ سے) سوال کرو تمھارا سوال پورا کیا جائے گا، اور تم کو دین و دنیا کی بھلائی اور کامیابی عطا کی جائے گی، اذان کے وقت رحمتِ الٰہی متوجہ رہتی ہے اور آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں آپ ﷺ کا فرمان ہے: **«سَاعَتَانِ تُفْتَحُ فِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَيُسْتَجَابُ فِيهِمَا الدُّعَاءُ، وَذَكَرَ مِنْهُمَا عِنْدَ الْأَذَانِ بِالصَّلَاةِ»**[2]. دو گھڑی ایسی ہے جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں دعائیں قبول

---

(١) أبو داود : ٥٢٤ .
(٢) الدعاء للطبراني : ١/١٦٧ .

ہوتی ہیں ان دو میں آپ ﷺ نے اذان کے وقت کو بھی ذِکر فرمایا، ایک مسلمان جب اذان کا جواب دیتا ہے اور رسول اکرم ﷺ کیلئے مقامِ وسیلہ اور فضیلت کی دعا کرتا ہے تو اس کو سعادت ونیک بختی حاصل ہوتی ہے اوراس کو رسول رحمت ﷺ کی شفاعت نصیب ہوتی ہے جیساکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلاَةِ القَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[1]. جو بندہ اذان سن کر اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرے: اے اللہ ! اِس دعوتِ کامل اور قائم ہونے والی نماز کے مالک! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت کا خاص درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچادے جس کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ تو قیامت کے دن اس بندہ کے لیے میری شفاعت ثابت ہوجائے گی ، نبی کریم ﷺ کے معمول کے مطابق ہمیں اذان کے بعد فوراً مسجد کی طرف بڑھ جانا چاہیے تھا ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ[2] نبی کریم ﷺ جب اذان سن لیتے تو (فوراً نماز کیلئے) نکل پڑتے، یقیناً جو بندہ اذان کا جواب دیتا ہے پھر رسول اکرم ﷺ پر درود بھیجتا ہے اور مُؤذِّن کی پُکار پر نماز باجماعت کیلئے مسجد میں حاضر ہوجاتا ہے اس

(١) البخاري : ٦١٤ .
(٢) البخاري : ٥٣٦٣ .

کیلئے بڑی سعادت اور کامیابی ہے اس کو اللہ تعالی کی خصوصی رحمت وعنایت حاصل ہوتی ہے سرور عالم ﷺ کا فرمان ہے: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا»[1].

جب تم مُؤذِّن کو اذان کرتے ہوئے سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے تم بھی اسکو دُہراو پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالی اسکی برکت سے اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے،، اسی طرح ہمیں صف اول میں نماز اداکرنے کا اہتمام کرنا چاہیے حدیث پاک میں پہلی صف کے اجر وثواب کو بڑے انوکھے انداز میں بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا»[2]. اگر لوگوں کو اذان (دینے کا) اور پہلی صف (میں نماز اداکرنے) کا ثواب صحیح طور پر معلوم ہو جائے پھر وہ قرعہ اندازی کے بغیر اس کو حاصل نہ کرسکیں تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرنے لگیں، یعنی اگر لوگوں کو اذان دینے کا اور پہلی صف میں نماز اداکرنے کا اجر وثواب ٹھیک معلوم ہو جائے اور اس کے فضائل وبرکات کا صحیح صحیح علم ہو جائے تو وہ ضرور مُؤذِّن کی پُکار کا جواب دینے لگیں گے نیز صف اول کا اہتمام کرنے لگیں گے اور نماز میں قطعًا تاخیر نہیں کریں گے:

---

(١) مسلم : ٣٨٤ .
(٢) متفق عليه .

آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ اِلہَ العلمین ہم کو صف اول میں حاضری کی توفیق عطا فرما معاشرے کے تمام افراد کو نماز باجماعت کی اور اطاعت وعبادت کی توفیق عطا فرما اور ہم سب کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرما *** فَصلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[١].

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ. وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا

(١) الأحزاب : ٥٦ .

عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ، وَنَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَةَ كُلِّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لَنَا رَشَدًا.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.